مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوّت کراچی

ویسٹ انڈیز میں لاہوری مرزائیوں کا کنونشن بم سے اڑا دیا گیا

تفصیلی خبر ص ۲۴ پر

جلد ۲ | ۲۳ تا ۲۹ دسمبر ۸۳ء ۱۷ تا ۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ | شمارہ ۲۸

خصائل نبوی
بر شمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت وضو کا ذکر

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ

فائدہ کھانے کے وقت سے مراد عام ہے کہ کھانے کے بعد ہو یا پہلے ۔ وضو اصطلاحی تو وہی ہے جو نماز کے لیے شرط ہے اور نماز کے اوقات میں کیا جاتا ہے سب اس کو جانتے ہیں لیکن لغت عرب میں صرف منہ ہاتھ دھونے کو بھی وضو کہا جاتا ہے یہ وضو لغوی کے نام سے مشہور ہے اس باب میں دو طرح کی روایات وارد ہوئی ہیں بعض روایات سے وضو کرنا معلوم ہوتا ہے، یہ دوسرا وضو ہے جو وضو لغوی کہلاتا ہے اور بعض روایات سے وضو نہ کرنا معلوم ہوتا ہے یہ پہلا وضو ہے جو وضو اصطلاحی کہلاتا ہے ۔

۱۔ حدثنا احمد بن منیع حدثنا اسمٰعیل بن ابراهیم عن ایوب عن ابن ابی ملیکة عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقرب الیه الطعام فقالوا الا نأتیك بوضوء قال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلوٰة

ترجمہ :۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے فراغت پر باہر تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا اور وضو کا پانی لانے کے لیے پوچھا گیا آپ نے فرمایا مجھے وضو کا اسی وقت حکم ہے جب نماز کا ارادہ کروں ۔

فائدہ :۔ یعنی وضو اصطلاحی کا وجوب نماز ہی کے لیے ہے کھانے کے لیے یا جب استنجے وغیرہ سے فراغت ہو فوراً وضو کرنا ضروری نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی لیے انکار فرمایا دیا کہ یہ ضروری نہ سمجھ لیا جائے کہ جب استنجے سے فراغت ہو تو وضو کیا جائے ۔

۲۔ حدثنا سعید بن عبد الرحمٰن المخزومی حدثنا سفیان بن عیینة عن عمرو بن دینار عن سعید ابن الحویرث عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنہما قال خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من الغائط فاتی بطعام فقیل له الا تتوضأ فقال اصلی فاتوضأ ۔

ترجمہ :۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ استنجے سے فارغ ہو کر تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا ۔ صحابہ نے پوچھا کیا

باقی صفحہ ۱۲ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
کراچی

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

مینیجر
علی اصغر چشتی صابری ، ایم - اے - ایل - ایل - بی

فی پرچہ ۱- ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ	۶۰ روپیہ
ششماہی	۳۵ روپیہ
سہ ماہی	۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپیہ
کویت ، او مان ، شارجہ دوبئی ، اردن اور شام	۲۴۵ روپیہ
یورپ	۲۹۵ روپیہ
آسٹریلیا ، امریکہ ، کینیڈا	۲۸۰ روپیہ
افریقہ	۲۱۰ روپیہ
افغانستان ، ہندوستان	۱۶۵ روپیہ

رابطہ دفتر
دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر :- عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع :- کلیم الحسن نقوی انجمن پریس ، کراچی
مقام اشاعت :- ۲/۸ سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ ، کراچی

فہرست

۱۔ کلمۂ فوقی
حضرت شیخ الحدیث ۲

۲۔ افادات عارفی
حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب ۴

۳۔ ابتدائیہ
جناب عبدالرحمٰن باوا ۵

۴۔ جواب الجواب
مولانا تاج محمد صاحب ۷

۵۔ میں نے ربوہ دیکھا
جناب محمد ... احمد صاحب ۱۰

۶۔ کاروان ختم نبوت ۱۵

۷۔ آپ کے خطوط ۱۷

۸۔ ربوہ کانفرنس
مولانا منظور احمد الحسینی ۱۹

۹۔ ختم نبوت کنونشن ۲۰

۱۰۔ ٹائم بم کا دھماکہ ۲۳

جلد ۲ شمارہ ۲۸

کتابت
محمد عبدالستار واحدی
نائب گلزار احمد

افاداتِ عارفی

ضبط و ترتیب :۔ منظور احمد الحسینی

اتباعِ سنت ہر شخص کر سکتا ہے

خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت جناب ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ العالی

(گذشتہ سے پیوستہ)

اس پر مجھے حضرت حاجی صاحب کا واقعہ یاد آیا حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ مجھ پر کئی فاقے گذر گئے کوئی ذریعہ نہیں تھا ایک دوست متمول تھے ان سے میں نے کہا مجھے پانچ روپے قرض دے دیجئے انہوں نے انکار کر دیا۔

ف :۔ دیکھتا تھا میں کہ نہی نے اشارہ کر دیا

اس پر میں نے اللہ کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے صبر کیا۔ میں نے سوچا اللہ تعالیٰ کو یونہی منظور ہے آخرکار جب بھوک نے بہت ستایا تو میں نے ۲ پتھر اٹھائے اور پیٹ پر باندھ لیے۔ فرماتے ہیں کہ پتھر کا پیٹ پر باندھنا تھا کہ آنکھیں روشن ہو گئیں دل روشن ہو گیا ایسے معلوم ہوا کہ جیسے دل پر سکینہ نازل ہو رہی ہے یہ سب اتباع سنت کی وجہ سے تھا اسی حالت میں مجھے بشارت ہوئی میں نے دیکھا کہ دو نوجوان حسین وجمیل ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ میں لیے ہوئے میری طرف سامنے سے مسکراتے ہوئے چلے گئے حضرت کے خادموں نے کسی وقت پوچھا کہ حضرت آپ نے کیا دیکھا تو فرمایا کہ دونوں حضرت جبرائیل اور میکائیل علیہ السلام تھے ان کی زیارت سے مجھے یہ بتلایا گیا کہ اللہ تعالیٰ مجھے الہامی مضامین القا کریں گے کیونکہ حضرت جبرائیل تمام انبیاء پر وحی لاتے تھے اور حضرت میکائیل کی زیارت سے معلوم ہوا کہ مجھ پر فاقہ نہیں آئے گا حضرت حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ اس بشارت کے بعد مجھ پر کبھی فاقہ نہیں آیا نیز فرمایا کہ میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ مجھ سے تعلق رکھنے والے اور میرے سلسلے میں داخل ہونے والوں کے رزق میں برکت ہوگی اور فاقہ کبھی نہیں آئے گا نیز میرے سلسلے کے لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ علوم لدنی عطا فرمائیں گے اور الہامات سے نوازیں گے تیسری بات یہ ہے کہ انشاء اللہ سب کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ الحمد للہ اب تک تو یہی دیکھا ہے کہ ایسے ہی ہو رہا ہے خدا کرے کہ ہمارا اور آپ سب کا معاملہ بھی ایسا ہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس سلسلہ سے جوڑ کر یہ دولت بے بہا عطا فرما دی اس لحاظ سے ہم بڑے خوش نصیب ہیں اپنے مقدر پر ہمیں ناز کرنا چاہئے یہ سب کچھ مقبول بندوں سے وابستگی کی وجہ سے ہے۔ باقی ہم میں صلاحیت وغیرہ کچھ نہیں۔

باقی صفحہ ۲۲ پر

اسلامیات کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام

علیٰ من لا نبی بعدی

"لاہور" کی دریدہ دہنی

صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے اپنے عقیدے کی وضاحت کیا فرمائی ـــــ قادیانی دنیا میں ایک قیامت برپا ہو گئی۔ لاہور سے شائع ہونے والے قادیانی ہفت روزہ "لاہور" شرافت کا دامن چھوڑ کر اپنی روش کے مطابق "علماء کرام" کو مرزا غلام احمد قادیانی کی "زبان" میں "علماء سُو" "جاہل" "نیم پخت ملا" "کانگریس کے لے پالک" "ملک کے پیشہ ور ٹھیکیدار" جیسے الفاظ استعمال کرنے تک سے گریز نہیں کیا۔

"لاہور" کے دو شمارے (۱۹، ۲۶، نومبر اور ۳، دسمبر ۱۹۸۳ء) جن میں مذکورہ الفاظ سے علماء کرام کو نوازا گیا ہے وہ ہمارے سامنے ہیں۔ ہمارے تن بدن میں کیا ہر وہ مسلمان جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہے۔ آگ کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا مملکت خداداد پاکستان اسی لئے وجود میں آیا تھا۔ کہ "غیر مسلم" "کافر و مرتد" کی مغلظات سنی جائیں علماء کرام کی گستاخیاں ہوں اور ہم خاموش رہیں۔

ہم قادیانیوں سے بھی پوچھنا چاہتے ہیں کہ قیام پاکستان کے وقت یہ اعلان نہیں کیا گیا تھا کہ وہ ایک اسلامی اسٹیٹ ہو گا۔ یعنی اس میں بسنے والے قادیانیوں کو کافر و مرتد سمجھتے ہوں گے پھر کیوں قادیان کو خیر باد کہہ کر وہ مسلمانوں کے ملک میں آباد ہوئے۔ یہاں آکر بھی چین اور سکون سے رہنے کے بجائے پاکستان کے خلاف سازشیں کرتے رہے اور "اکھنڈ بھارت" کا نعرہ لگاتے رہے۔ پھر یہ کہ یہاں کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کو اپنا شعار بنایا۔ اس کے بعد یہ کہنا کہ ہم محب وطن اور بے ضرر ہیں ـــــــــــ کہاں تک صحیح ہے۔

"لاہور" ـــــــــ کی یہ گالیاں ہمارے لئے نئی نہیں ہیں ـــــــ بانیٔ قادیانیت مرزا غلام احمد قادیانی نے ـــــــــــــ بھی علماء کرام کو انہی الفاظ میں یاد کیا تھا. بلکہ ان کے متعلقات تو ایسے تھے۔ کہ شیطان بھی شرماتا تھا۔ یہ باتیں "لاہور" والے ہم سے زیادہ جانتے ہیں کیونکہ وہ بھی انہی کے تربیت یافتہ ہیں۔

ہم نے پہلے بھی لکھا تھا کہ علماء کرام کے وقار سے کھیلنا اچھی بات نہیں۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ قادیانی پارٹی کے اخبارات کچھ زیادہ ہی اشتعال انگیزیوں کیطرف اتر آئے ہیں۔ مسیلمہ پنجاب کی بھی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں. مرزا بشیر احمد قادیانی کی تحریر کی ہوئی "سیرۃ المہدی" جس میں "گول منہ والی" اور "بھانو" کا ذکر موجود ہے، پیر سراج الحق نعمانی قادیانی کی "تذکرۃ المہدی" بھی ہے، "تاریخ محمودیت" اور "کمالات محمودیہ" ہم نے پڑھی ہے اگر یہ قصے چھیڑ دیئے تو قادیانی ـــــــ اس کی تاب نہیں لا سکیں گے۔ بہتر ہو گا کہ علماء کرام کی گستاخیوں کا سلسلہ بند کر دیں

"لاہور" کو شکایت ہے کہ صدر مملکت نے قادیانیوں کو "کافر سے بھی بدتر قرار دیا" تو ہم ان سے کہیں گے یہ مسئلہ صدر مملکت تک محدود نہیں بلکہ دنیا کے ایک ارب مسلمان ، سربراہ مملکت سے عوام تک سب کے سب قادیانیوں کو نہ صرف کافر بلکہ مرتد اور انگریز و اسرائیل ایجنٹ قرار دیتے ہیں صدر مملکت کا یہ اعلان عین اسلام کے مطابق اور آئینی ہے۔

"لاہور" اس بات پر بھی برہم کہ "اپنے ہی ملک کے ۴۰ / ۴۵ لاکھ معزز محب وطن شہریوں کا دل دکھانے اور ان پر تبرّہ بازی کر کے ایک عالم گیر جماعت (یعنی قادیانی پارٹی) کے ایک کروڑ سے زائد افراد کے جذبات کو ناحق مجروح کرنے کا راستہ اختیار کرنا کیوں مناسب سمجھا ؟" یہی سوال ہمارا ہے کہ قادیانی ایک مدت سے۔ ایک ارب مسلمانوں کے (مسلسل آج سے نہیں گذشتہ ایک صدی سے) جذبات کو ٹھیس پہنچا رہے ہیں۔ کیا مرزا غلام احمد کی گالیاں بھول گئے۔ جن میں مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد "ولد الحرام" جیسی گالیاں دیں۔ اس وقت انھیں خیال نہیں آیا۔

"لاہور" کو اس وقت بھی ہمارا خیال نہ آیا جب ربوہ کے الفضل نے شانِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گستاخی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرو نانک سے تشبیہ دی۔

ہم حکومت کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتے ہیں کہ "لاہور" کے ڈیکلریشن کو باقی رکھنے کا اب کوئی جواز نہیں انہیں لگام دیجئے آخر آٹھ کروڑ عوام کے جذبات سے کب تک کھیلا جائے گا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ کینٹ بازار کے کنوینر کا جرأت مندانہ اقدام

روزنامہ آغاز نے غلطی کا اعتراف کرلیا

"روزنامہ آغاز کی ۲۶ نومبر کی اشاعت میں صفحہ چوپال پر "فخر اسلام کا حسن تابندہ" کے زیر عنوان صحابی رسول حضرت اسامہ بن زید بن ثابت پر ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں غلطی سے ایک نقلی تصویر بھی شائع ہو گئی ہے کینٹ بازار ڈگ روڈ سے عبد الناصر خان نے تحریری طور پر ہماری توجہ اس جانب مبذول کرائی ہے۔ سرور دو عالم اور آپ کے اصحاب کی بارے دل میں بھی ویسی ہی محبت، عقیدت و احترام ہے۔ جس کا اظہار عبد الناصر خان نے اپنے مکتوب میں کیا ہے۔ ہم اس نادانستہ غلطی پر اپنے جملہ قارئین سے معافی کے خواستگار ہیں اور انشاء اللہ آئندہ کسی ایسی غلطی کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ جس سے کسی کے بھی مذہبی جذبات مجروح ہونے کا ذرا بھی احتمال ہو۔ (ادارہ)"

مجلہ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ ـــ ختم نبوت

لاھوری مرزائیوں کے آرگن

قسط نمبر ۱

"پیغام صلح" کے مدیر کو جواب الجواب

حضرت مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

ہمارا ایک مضمون بعنوان "لاہوری مرزائیوں کے لئے لمحہ فکریہ" مجلس تحفظ ختم نبوت کے "ہفت روزہ ترجمان ختم نبوت" کراچی میں بتاریخ ۴ تا ۱۰ فروری ۱۹۸۳ء شمارہ نمبر ۳۵ میں شائع ہوا۔ لاہوری مرزائیوں کے آرگن "پیغام صلح" کے مدیر نے اس کا جواب اپنے ہفت روزہ کی ۲۴ اگست ۱۹۸۳ء کی اشاعت میں دیا۔

ہم نے اپنے مضمون میں تفصیل سے یہ بحث کی تھی کہ جب لاہوری مرزائیوں کا فریق اپنے پیر و مرشد مرزا غلام احمد کو حکم و عدل بھی تسلیم کرتا ہے۔ اور پھر ان کے ولادت مسیح کے متعلق نظریات کی مخالفت بھی کرتا ہے۔ تو مرزا صاحب لاہوری فریق کے نزدیک حکم و عدل کیسے ہوئے۔

مدیر "پیغام صلح" لاہور نے جو جواب تحریر کیا۔ وہ پیغام صلح کے پانچ صفحات پر مشتمل ہے۔ مدیر محترم نے ہمارے مضمون کا جواب کم دیا ہے۔ لیکن اپنے "اخلاق عالیہ" کا مظاہرہ زیادہ کیا ہے۔

اللہ جانتا ہے کہ ہمیں تو مرزا صاحب سے کوئی بغض و عناد ہے اور نہ ان کے مریدوں سے ایسی کوئی مخاصمت۔ لیکن جس مؤمن کے دل میں اسلام کی سچی عزت ہے وہ کبھی اپنے پیارے مذہب میں نئی نئی باتوں کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔

جب ہمارے کرم فرما مولانا عبد الرحمن یعقوب باوا نے "پیغام صلح" کا پرچہ فوٹوسٹیٹ کرا کر ہمیں کراچی سے بھیجا۔ تب پتہ چلا کہ پیغام صلح کے مدیر نے ہمارے مضمون کا تعاقب کیا ہے۔ مدیر محترم کو چاہیئے تھا کہ جب انھوں نے تردیدی مضمون شائع کیا تھا۔ تو اپنے اخبار کی ایک کاپی ہمارے پاس بھی قیمتاً ارسال کر دیتے۔ مدیر "پیغام صلح" نے جن نکات پر زیادہ زور دیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

- بخاری شریف کی حدیث کے متعلق کلمہ گو اور اہل قبلہ کی بحث۔
- کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم سے کیا ایک ہی شخصیت مراد ہے۔
- کیا باون برس تک مرزا صاحب کا حیات مسیح کا عقیدہ رسمی یا روایتی تھا؟
- مسیح ابن مریم کی بن باپ یا با باپ پیدائش کی بحث۔

مدیر "پیغام صلح" نے سب سے پہلے یہی نقطہ اٹھایا ہے کہ میں اپنے آپ کو قرآن اور حدیث میں مسلمان کی تعریف کے مطابق خدا کے فضل سے مسلمان سمجھتا ہوں۔ اور بخاری شریف کی ایک حدیث نقل کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ پڑھنے والے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللہِ وَرَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا

اللہ فی ذمتہ (مشکوٰۃ، بخاری)

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی۔ ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا۔ ہمارا ذبیحہ کھایا۔ وہ شخص ضرور مسلمان ہے جس کو خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی ذمہ داری حاصل ہے۔ پس خدا تعالےٰ کی ذمہ داری [illegible] کے مطابق عمل کرنیوالے کو کافر کہتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی حدیث کے مطابق کفر الٹ کر کافر کہنے والے پر ہی پڑجاتا ہے۔

مدیر محترم نے جس حدیث کی اوٹ میں پناہ لینے کی کوشش کی ہے۔ اس کے مفہوم تک پہنچنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ مسلمان کو کافر کہنے والا حقیقتاً کافر ہوتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو مرزا صاحب نے اپنے مکفرین کی جو حقیقی تکفیر کی ہے۔ اور اپنے مکفر اور منکر کو ویسا ہی کافر کہا ہے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ تو مرزا صاحب کا یہ مسلک غلط ہوا۔ اور چونکہ مسلمان کو کافر کہنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس وجہ سے بمقتضائے الہام مرزا صاحب وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى یہ تکفیر کسی الہام اور وحی ہی کی بناء پر ہو گی جو مرزا صاحب کے نزدیک قطعی اور یقینی اور دخل شیطانی سے بالکل محفوظ اور اس پر ایمان لانا ایسا ہی ضروری جیسا کہ تورات، انجیل، قرآن پر ایمان لانا ضروری اور اس میں ذرہ بھی شک کیا جائے۔ تو فوراً انسان کافر ہو جائے اور اگر یہ تکفیر بمقتضائے حدیث ہے تو چونکہ عمل کرنے والا آپ کے نزدیک مسیح موعود اور حکم ہے۔ جس کو خدا کی جانب سے حدیث کے رد اور قبول کرنے کا اختیار ہے تو یہ حدیث بھی مرزا صاحب اور تمام مرزائیوں کے نزدیک قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت ہو گئی۔ پھر یہ کوئی پیش گوئی بھی نہیں کہ جس کے سمجھنے میں مرزا صاحب غلطی کر سکتے اور پھر مرتے دم تک اس حکم پر جمے رہے۔ اور جس صورت میں مرزا صاحب کا یہ حکم تکفیر آپ کے نزدیک غلط ہے۔ تو پھر مرزا صاحب نہ مجدد ہو سکتے ہیں نہ مسیح موعود۔ اس صورت میں مرزا صاحب اور مرزائیت آپ لوگوں کے ہاتھ سے جاتی ہے۔ جس کو آپ لوگوں نے بڑی قیمت دے کر خریدا ہے۔ لیکن مرزا صاحب اور مرزائیت کو حق کہنا اور تکفیر مسلم سے مسلمان کا کافر نہ ہونا ان دونوں کا جمع ہونا محال ہے۔ یا تو آپ کوئی جمع کی صورت بیان فرمائیں۔ یا مرزا صاحب اور مرزائیت کو خیر باد کہہ دیں۔

مرزا صاحب تو ہم اہل قبلہ اور کلمہ گو مسلمانوں کو (جو آپ کے نزدیک بھی مسلمان ہیں) کافر کہہ کر کافر ہوئے جب مسلمان کو کافر کہہ کر انسان کافر ہو جاتا ہے۔ تو کافروں کو مسلمان کہہ کر کیوں کافر نہ ہوگا۔ غرض آپ کے نزدیک مسلمان کو کافر کہنے سے کافر کہنے والا چونکہ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہے۔ خود کافر نہیں ہوتا تب تو مرزا صاحب اہل قبلہ کی تکفیر کرکے بحکم سباب المؤمن فسوق فاسق اور ذلیل فاجر ہوئے اور چونکہ غلط اعتقاد اور غلط حکم پر مرتے وقت تک جمے رہے۔ اور اسی کی تبلیغ بھی کرتے رہے جو شان مجددیت اور محدثیت کے بالکل خلاف ہے۔ اس وجہ سے نہ وہ مجدد ہو سکتے ہیں۔ نہ محدث نہ مسیح موعود۔ تو اس صورت میں بھی مرزا صاحب اور مرزائیت آپ لوگوں کے ہاتھ سے جاتی ہے۔

یاد رکھو! اہل قبلہ اگر صریح کفر کے مرتکب ہوں تو ان کو کافر کہا جائے گا۔ اگرچہ وہ قبلہ سے منحرف نہ ہوں اور اگرچہ وہ اسلام سے خارج ہونے کا قصد بھی نہ کریں۔

صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۴۹ (باب کیف الأمر اذا لم تکن جماعۃ) کی حدیث ایسے لوگوں کے متعلق ہی خوب روشنی ڈالتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں: یہ لوگ ہماری ملت میں سے ہیں ہماری زبان بولتے ہیں (یعنی قرآن اور حدیث سے استدلال کرتے ہیں) حالانکہ وہ جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہوئے ہیں اور لوگوں کو جہنم کی طرف بلا رہے ہیں۔ جو کوئی ان کی آواز پر لبیک کہے گا۔ اس کو بھی جہنم میں ڈال دیں گے۔ (یعنی ان کے عقائد سراسر

گمراہی اور جہنم میں لے جانے والے ہیں جو ان کو اختیار کرے گا۔ جہنم میں جائے گا۔

قرآن کریم میں یہ واقعہ صراحت کے ساتھ مذکور ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کچھ ایسے لوگوں نے جو ایمان لا چکے تھے۔ کلمہ گو تھے۔ اہل قبلہ تھے۔ پکے مسلمان تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کوئی کافرانہ بات کہی جس کی اطلاع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوگئی۔ جب ان سے پوچھ گچھ کی گئی تو انھوں نے یہ تاویل اور معذرت کی کہ ہم نے یہ بات دل سے اور سنجیدگی سے نہیں کی تھی۔ ان لوگوں کے بارے میں قرآن مجید سورہ توبہ کی آیت ۶۶ نازل ہوئی۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ ان بدبختوں سے صاف فرما دیجئے کہ حیلے بہانے مت کرو۔ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔

اسی طرح سورت توبہ میں بعض ایسے لوگوں کے بارے میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام قبول کر چکے تھے۔ کلمہ گو تھے۔ غرضیکہ تمام احکامات شریعت کے پورے پورے پابند تھے۔ بیان فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے کوئی کافرانہ بات کہی۔ اور اس بناء پر وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر قرار پائے۔ سورۂ توبہ آیت نمبر ۷۴ لقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلامھم۔ قرآن مجید کی یہ آیتیں ناطق ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے۔ کلمہ پڑھے۔ کعبہ کو قبلہ مانے لیکن اس کے ساتھ ہی کوئی کافرانہ بات کرے یا کافرانہ عقیدہ کا اظہار کرے وہ دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہے۔

صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد "مانعین زکوٰۃ" کو مرتد قرار دے کر ان سے جہاد کرنے پر ہوا۔ حالانکہ یہ سب لوگ کلمہ گو تھے۔ اور اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے۔ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ مگر صرف ایک حکم شرعی زکوٰۃ کا انکار کرنے کی وجہ سے باجماع صحابہ کافر قرار دیئے گئے۔

جمہور صحابہ کا وہ اجماع جو مسیلمہ کذاب کے کفر وارتداد پر ہوا۔ حالانکہ مسیلمہ اور اس کی پوری جماعت کلمہ گو تھے۔ حسب تصریح ابن جریر طبری ج ۲ ص ۲۴۴ اپنی اذانوں میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللہ کی شہادت مناروں پر پکارنے والے، قبلہ کیطرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ جملہ احکامات شرعیہ کے پابند تھے۔ لیکن اس کے ساتھ وہ آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی میں قرآن وحدیث کی تصریحات اور امت کے اجماعی عقیدہ کے خلاف تاویلات کرکے مسیلمہ کذاب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوت کا شریک مانتے تھے۔

جمہور صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہ کہا کہ یہ لوگ کلمہ گو اور اہل قبلہ ہیں ان کو کیسے کافر کہا جائے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی سرگردگی میں صحابہ کے لشکر نے مسیلمہ کا مقابلہ کیا۔ اس جنگ میں بارہ سو صحابہ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ صحابہ کرام کا یہ اجماع اس بات کی کھلی ہوئی شہادت ہے کہ اہل قبلہ جن کی تکفیر ممنوع ہے اس کا مفہوم یہ نہیں کہ جو قبلہ کی طرف منہ کرے۔ یا نماز پڑھ لے۔ تو اس کو کسی عقیدۂ باطلہ کی وجہ سے بھی کافر نہ کہا جائے۔ بلکہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کے مفہوم میں صرف وہ مسلمان داخل ہیں۔ جو شعائر اسلام نماز وغیرہ کے پابند ہونے کے ساتھ تمام موجبات کفر اور عقائد باطلہ سے پاک ہوں۔

شیطان لعین نے نہ خدا تعالےٰ کی تکذیب کی۔ اور نہ اس کی وحدانیت کا انکار کیا۔ صرف ایک حکم خداوندی پر انکار کرنے کی وجہ سے کافر اور ہمیشہ کے لئے ملعون اور مردود بنایا گیا۔

بخاری شریف کی حدیث کیف انتم اذا نزل ابن مریم فِیْكُمْ وَ اِمَامُكُمْ منکم سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ ابن مریم اور امام مہدی سے ایک ہی شخصیت مراد ہے۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

مدیر "پیغام صلح" کا اس حدیث کو مرزا صاحب تائید میں پیش کرنا بوجوہ ذیل باطل مردود اور مذموم ہے۔ اس حدیث میں ابن مریم کے ساتھ لفظ "فیکم" مذکور ہے

باقی صفحہ ۱۳ پر

محمد شاہد کراچی

میں نے ربوہ دیکھا

اسی سال ربوہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ ملا۔ میرا ربوہ پہلی مرتبہ جانے کا اتفاق ہوا۔ پوری کانفرنس میں بڑی گہما گہمی رہی۔ ملک کے ہر گوشے سے علماء کرام، دانشور، صحافی، طلبہ اور عوام کی کثیر تعداد آئی ہوئی تھی۔ تمام مقررین نے مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی شر انگیزیوں اور ملک دشمن سرگرمیوں پر مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی اور ان کی روک تھام کے لیے حکومت سے پر زور مطالبہ کیا۔ کانفرنس کے حاضرین میں غضب کا جوش و خروش پایا جاتا تھا۔ جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ حاضرین جلسہ نے یہ اعلان کیا کہ امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ہم کو اشارہ تو کریں ہم ربوہ کے مرزائیوں کو ایسا سبق سکھائیں گے کہ ان کی پشتیں یاد کریں گی۔ اس جوش و خروش کا ایک بڑا سبب مولانا اسلم قریشی کا اغوا تھا جو ان کے سربراہ کی ایک گھناؤنی سازش ہے۔ لیکن امیر صاحب نے ملکی حالات کے پیش نظر تشدد سے باز رہنے کی تلقین کی۔

کانفرنس کے اختتام کے اگلے دن اجتماع گاہ واقع مسلم کالونی ربوہ سے (اسٹیشن والی) محمدیہ مسجد تک تانگے سے سفر کیا۔ تانگہ ایک مسلمان نوجوان چلا رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ میرے تانگے میں ایک اسکول کی مرزائی استانی سفر کرتی تھی۔ ایک دن اس نے مجھ سے کہا کہ تم ہماری انجمن میں شامل ہو جاؤ۔ ہم تمہیں روپیہ اور مکان دیں گے۔ اور مرزائی لڑکی سے تمہاری شادی بھی کریں گے۔ اس نے بتایا کہ جب اس کانفرنس کے دوران لوگ نعرے لگاتے ہوئے ربوہ میں داخل ہوئے تو مرزائی اپنے گھروں میں گھس جاتے تھے اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک فروٹ کی ریڑھی والا اپنی ریڑھی بھگا کر ایک کونے میں لے گیا اور ایک کونے میں جا کر چھپ گیا۔ ایک دوسرے تانگے والے نے بتایا کہ ربوہ میں مرزائیوں کے گھروں میں کڑوا پانی نکلتا ہے اور مسلمانوں کے گھروں میں میٹھا پانی نکلتا ہے اس صورت میں وہ پینے کے لیے پانی مسلمانوں سے لیتے ہیں۔

شام کو ربوہ کے مقامی ساتھی بھائی صاحب اور صوفی صاحب ربوہ شہر دکھانے لے گئے۔ جب ہم نام نہاد "بہشتی مقبرے" میں داخل ہوئے تو وہاں عجیب ویرانی محسوس کی۔ واللہ میرا دل اندر سے رو رہا تھا کہ کتنے ہی نادان لوگ سیدھی راہ سے بھٹک کر ایسی راہ پر چل نکلے جو سوائے جہنم کی تہہ کے کسی اور طرف نہیں جاتا۔ اور قبر تمام منازل میں سے پہلی منزل ہے۔ وہاں تین سوالوں میں سے ایک سوال حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں بھی ہو گا۔ تو اس وقت قادیانی کیا جواب دے سکیں گے۔! اس کے بعد کے حشر کا تو ہم تصور ہی نہیں کر سکتے۔ اس خیال کے آتے ہی میری زبان سے نکلا رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا۔ سامنے ایک چہار دیواری پر نظر پڑی۔ اندر جا کر دیکھا تو وہاں خواص کی قبریں تھیں جن میں مرزا ناصر کی قبر سب سے آخر میں تھی وہاں ایک بورڈ پر لکھا تھا کہ اگر موقع ملے تو ان لاشوں کو نکال کر قادیان میں دفن کر دیا جائے۔ قبرستان میں

ایک ٹیلیفون نصب تھا تو ہمارے ساتھی نے از راہ مذاق کہا کہ ہو سکتا ہے کہ ربوہ کے قبرستان میں مدفون مرزائیوں کا قادیان کے قبرستان والوں سے فون پر رابطہ ہو۔ قبرستان میں جہاں بھی نگاہ ڈال وہاں کے درختوں کے پتے ایسے مرجھائے تھے جیسے اہل قبرستان پر ماتم کرتے کرتے نڈھال ہو چکے ہوں۔

ابھی ہم قبرستان سے باہر نکل کر آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ پیچھے سے ایک مرزائی مبلغ نمودار ہوا۔ ڈاڑھی چھدری اور سر پر بھاری ٹوپی اور انگریزوں کا پسندیدہ لباس پینٹ کوٹ پہنے ہوئے۔ آتے ہی بولا کہ دین میں تو اختلافات ہر جگہ پائے جاتے ہیں میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا آپ یہ بتائیے کہ اس جگہ آنے کے بعد اور یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد آپ کیا محسوس کر رہے ہیں۔ ہم نے موقع کو غنیمت جان کر کہا کہ ہمارے ذہنوں میں کچھ سوالات ابھر رہے ہیں اس لئے موقع کی مناسبت سے کہا ضرور پوچھیے، جس پر میں نے جھٹ یہ سوال کر دیا۔

میں :- یہ بتائیے کہ آپ کی انجمن ہر مرزائی سے اس کی دولت کا دسواں حصہ کیوں طلب کرتی ہے اور اسے کہاں صرف کرتی ہے؟

مبلغ :- پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی محبوب چیزوں کو میری راہ میں خرچ کرو۔ جہاں تک خرچ کرنے کا سوال ہے تو ہم رقم غریبوں اور ناداروں پر خرچ کرتے ہیں اور آپ کے لوگوں (غیر مرزائیوں) کو بھی دیتے ہیں۔

بھائی صاحب! مثال دے کر بتائیے کہ ربوہ میں آپ کس غیر مرزائی کی مدد کرتے ہیں؟

مبلغ :- (تھوڑی دیر سوچ کر) مثلاً ریلوے اسٹیشن پر رہنے والے ایک بیمار بوڑھے کی مدد کی گئی۔

بھائی صاحب :- میں تو بہت عرصے سے اسٹیشن والی مسجد کے پاس رہتا ہوں۔ میں نے کوئی ایسا بوڑھا نہیں دیکھا۔ نیز یہ بتائیں آپ کے ہاں اگر کوئی بہت پرہیزگار ہو۔ لیکن غریب ہو۔ یا کوئی مرزائی کسی مجبوری یا کنجوسی کی وجہ سے آپ کی انجمن کے لیے اپنی دولت کا مطلوبہ حصہ وقف نہ کرے تو آپ اسے کیا "بہشتی مقبرے" میں دفن ہونے دیں گے۔

مبلغ :- یہاں صرف رقم وقف کرنے والوں کو دفن کیا جاتا ہے۔

میں نے پوچھا :- کیا دولت کا یہ دسواں حصہ آپ کی انجمن جبراً لیتی ہے؟

مبلغ :- نہیں۔ بلکہ جو "بہشتی مقبرے" میں جگہ لینا چاہتا ہو وہ خوشی سے دیتا ہے۔

بھائی صاحب :- چونکہ میں ربوہ کا رہنے والا ہوں۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے دیکھا کہ بیرون ربوہ سے ایک لاش آئی۔ اس مرزائی نے انجمن کو مطلوبہ پوری رقم ادا نہیں کی تھی اس لیے اس کو اس وقت تک بہشتی مقبرے میں دفن ہونے نہیں دیا گیا جب تک کہ اس کا مکان فروخت کر کے مطلوبہ رقم حاصل نہ کر لی گئی یہ تو مرنے والے کی رقم جبراً لی گئی۔ ممکن ہے وہ رقم اس نے اپنی اولاد وغیرہ کے نام کر دی ہو اور انجمن کو ادا کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ بصورت دیگر اگر آپ نے رقم لینی تھی۔ تو پہلے اسے دفنا دیتے بعد میں اس کے مکان کا حساب کتاب ہوتا رہتا۔ جب آپ نے اپنے مردے کے ساتھ یہ سلوک کیا تو پتہ نہیں زندہ لوگوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہوں گے؟

مبلغ :- میں اس وقت یہاں موجود نہ تھا۔ مجھے اس واقعہ کا علم نہیں۔

شاہد :- اس قبرستان کا نام "بہشتی مقبرہ" رکھا گیا ہے آپ کو کیسے یقین ہے کہ اس میں داخل ہونے والے جنتی ہیں۔

مبلغ :- (لاجواب ہو کر) اللہ کی ذات سے امید تو کی جا سکتی ہے۔

ہمارے ساتھی صوفی صاحب نے کہا کہ آپ اپنی مخصوص

جگہیں دکھانا پسند کریں گے ۔ مبلغ نے کہا چلیے ۔ پہلے نام نہاد قصر خلافت پہنچے ۔ وہاں ایک بڑی کوٹھی بنی ہوئی تھی ۔ باہر ہی سے بڑے بڑے شیشے کے دروازے اور کھڑکیاں نظر آرہی تھیں اور ان پر مخمل کے پردے پڑے ہوئے تھے ۔ اس میں موجودہ خلیفہ مرزا طاہر قیام پذیر ہے قصر خلافت کے درو دیوار رنگ و روغن سے محروم تھے ۔ اس پر میں نے مبلغ سے پوچھا کر کیا یہ آپ کے خلیفہ کی سادگی ہے ؟ اس پر وہ کھسیانا ہوکر رہ گیا ۔ قصر خلافت کے برابر سیکرٹریٹ اور سامنے قادیانی معبد تھا ۔ قادیانی معبد پہنچے تو میں اپنی جوتی اٹھا کر اندر لے جانے لگا تو اس نے کہا جوتی یہیں رہنے دیجئے چوری نہیں ہوگی ۔ میں نے دل میں سوچا جو قوم نبوت پر ڈاکہ ڈال سکتی ہے وہ یقیناً جوتی بھی چوری کر سکتی ہے ۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی قوم اپنی اصلیت نہیں بھولا کرتی ۔ مبلغ نے بتایا کہ مرزا طاہر جب یہاں ہوتا ہے تو امامت بھی کرتا ہے ۔ قادیانی عبادت گاہ کافی بڑی تھی وہاں ایک جگہ کلمہ لکھا ہوا تھا ۔ مبلغ نے میری توجہ اس طرف پھیر دی کہ دیکھو پورا کلمہ لکھا ہوا ہے ۔ میں نے کہا ہاں ! مسیلمہ کذاب بھی پورا کلمہ پڑھتا تھا ۔

سڑک پر نکلے تو ایک جنازہ جارہا تھا اور تابوت چار پہیوں والے ریڑھے کی طرح بنا ہوا تھا اور اسے چلا کر لے جایا جارہا تھا ۔ مبلغ نے کہا کہ دیکھو اس تابوت کے اوپر چھت بھی بنی ہوئی ہے تاکہ ہر طرح کی گرد و غبار اور بارش سے محفوظ رہے اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو ۔ میں نے سوچا کہ ایک تو مردہ اپنے ساتھیوں کے کندھے دینے سے محروم رہ گیا ۔ دوسرا یہ کہ یہاں کی گرد و غبار اور بارش وغیرہ سے اگر محفوظ کر بھی لیں گے لیکن آنے والی تکالیف سے تو نہیں بچا سکتے ۔

اس کے بعد بیرون ممالک سے آنے والے مبلغین اور مہمانوں کے ٹھہرنے کی جگہ بتائی اور اس نے بتایا کہ اس وقت چار پانچ مبلغ ہمارے مہمان ہیں ۔ یہاں سے نکل کر "دار الاقامہ" کی طرف گئے ۔ جہاں اندرون ملک سے آنے والوں کو ٹھہرایا جاتا ہے اس نے بتایا کہ یہاں ہمارے مہمانوں کے علاوہ اگر کوئی ربوہ میں بھولا بھٹکا مسافر آجائے یا قرب و جوار میں کوئی حادثہ ہو جائے تو متاثرین کو بطور مہمان ٹھہراتے ہیں (اور پھر پھانس کر مرزائی بنانے کی کوشش کرتے ہیں ۔ ناقل) گیٹ میں داخل ہوتے ہی سامنے استقبالیہ ہے جہاں اسٹاف اپنے کام میں مصروف تھا ۔ آگے چل کر دیکھا کچھ کمرے بنے ہوئے ہیں اور ہر کمرے کے باہر گتے کے بورڈ پر پاکستان کے چار پانچ شہروں کے نام لکھے ہوئے تھے ۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ انصار اللہ کا اجتماع ہو رہا ہے (جو چالیس سال سے زیادہ عمر کے قادیانی افراد کی انجمن ہے) اور اس میں شریک مہمانوں کے نام لکھے ہوئے ہیں ۔ میں نے فوراً سوال کیا کہ ایک کمرے میں کتنے پلنگ ہیں؟ اس نے کہا دو پلنگ ۔ میں نے کہا کہ اگر ایک شہر سے دس آدمی آئے تو پانچ شہروں سے پچاس ہوئے اور دو پلنگ پر پچاس آدمی کیسے سو سکتے ہیں ؟

وہ میری توجہ ہٹانے کے لیے "دار الضیافت" کی طرف لے گیا ۔ کھانے کے کمرے میں گھستے ہی بدبو سی محسوس ہوئی ۔ اپنے آقاؤں کی وفاداری کا یہ عالم کہ کھانے کے کمرے میں جہاں نگاہ ڈالئے میز کرسیاں بچھی ہوئی نظر آتی تھیں ۔

چونکہ میں اس کی باتوں میں بہت دلچسپی لے رہا تھا تو جب واپسی ہونے لگی تو اس نے کہا کہ دین میں تو اختلافات ہوتے ہی رہتے ہیں ہمیں ان باتوں میں نہیں پڑنا چاہیے ، ہمیں ایک دوسرے کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانا چاہیئے اور آپس میں مل کر ملکی ترقی کے لیے کام کرنا چاہیئے ۔ مبلغ نے مجھ کو مخاطب کرکے کہا کہ آپ تو ابھی ربوہ میں ٹھہریں گے آپ مجھ سے کل ملیے تفصیلی بات کریں گے اور آپ کے اشکالات کو بھی دور کریں گے ۔

اگلے دن لاہور روانہ ہونے کے لیے اسٹیشن پہنچا تو دیکھا

کر بہت سے نوجوان مرزائی لڑکے اور لڑکیاں ٹرین کے انتظار میں کھڑے ہیں ٹرین میں مجھے ایک بڑے میاں ملے لمبی سی داڑھی تھی۔ مجھ سے پوچھا کہ کہاں سے آرہے ہو۔ میں نے کہا ربوہ سے۔ یہ سنتے ہی چونک اٹھے پہلے تو مجھے اوپر سے نیچے تک بڑے غور سے دیکھا پھر پوچھنے لگے تیرا ایمان کیا ہے میں نے کہا! الحمد للہ میں مسلمان ہوں ربوہ کانفرنس میں شرکت کے لیے گیا تھا۔ یہ سن کر انہوں نے باآواز بلند مرزا صاحب کی جھوٹی نبوت کی ساری قلعی اتارنی شروع کر دی برابر میں مرزائی مرد و زن بیٹھے ہوئے تھے۔ بڑے میاں کی باتوں کو سن کر لال پیلے ہو رہے تھے اور بڑے میاں کی طرف دیکھ دیکھ کر کچھ کہہ رہے تھے۔ ایک مرزائی برداشت نہ کر سکا اور اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ سچائی تو ایسی خوشبو ہے جو چھپائے نہیں چھپتی۔ اور ایکدم میری زبان سے بے ساختہ نکلا

فرما گئے ہیں ہادی

لا نبی بعدی

بقیہ:۔ جواب الجواب

اور اما علم کے ساتھ لفظ "منکم" موجود ہے۔ علم نحو کا مشہور و معروف اصول اور ضابطہ ہے۔ کہ لفظ "فی" اپنے ماقبل اور مابعد کے باہم تغائر و تخالف پر دلالت کرتا ہے۔ یہ دونوں الگ الگ جنس سے تعلق رکھتے ہیں۔ جیسے کہا کرتے ہیں: "الماء فی الکوز" پانی کوزہ میں ہے پانی اور چیز ہے۔ اور کوزہ اس سے متغائر شئی۔ یعنی پانی اور کوزہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ یا الخاتم فی الاصبع انگوٹھی اور انگلی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ یا "صلوۃ فی اللیل" رات میں نماز پڑھنا۔ رات اور نماز دونوں علیحدہ علیحدہ اور مستقل وجود رکھتے ہیں۔ حاصل یہ کہ ظرف اور مظروف دونوں متغائر ہوتے ہیں "فی" کے خلاف حرف "من" اپنے ماقبل اور مابعد کے توافق پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے "سوار من ذھب" سونے کا کنگن۔ اس مثال میں سونا اور کنگن ایک شئی ہیں اور دونوں باہم متجانس ہیں۔

ان امثلہ کے بات یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حدیث میں حرف "فی" ابن مریم اور امت محمدیہ کے باہم متخالف و متغائر ہونے کو بیان کر رہا ہے۔ حرف "من" امام اور امت محمدیہ کے متجانس و اتحاد کو واضح کر رہا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ابن مریم امت محمدیہ کے فرد نہیں۔ بلکہ امت محمدیہ سے باہر کے آدمی ہیں۔ اور حضرت امام مہدی علیہ الرضوان امت محمدیہ کے ہی ایک فرد ہوں گے۔

بقیہ:۔ خصائل نبوی م

وضو نہیں فرمایئے گا۔؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا اس وقت مجھے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟

فائدہ:۔ پہلی حدیث میں بھی یہ مضمون گزر چکا ہے کہ کھانے کے لیے وضو کرنا مستحب نہیں ہے البتہ ویسے ہی ہر وقت باوضو رہنا اولےٰ اور بہتر ہے کہ ظاہر طہارت کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ اس لیے اگر استنجے وغیرہ سے فراغت پر وضو کر لیا جائے تو اولےٰ ہے۔

ختم نبوت کے وہ خریدار جن کا

سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے

وہ زرِ سالانہ روانہ فرما دیں

بابا سوپ

سپر سبون ®

ٹرانسپیرنٹ صابن

امین سوپ اینڈ آئل انڈسٹریز

عائشہ منزل، مراد خان روڈ کراچی نمبر ۵ فون ۲۲۱۳۲۲ / ۲۲۶۰۸۹ تار QAIMSONS

دیدہ زیب اور پائدار پلاسٹک کی گھریلو مصنوعات کے لیے

ہمارے یہاں تشریف لائیے

ہول سیلز ڈیلر

برائٹ ٹریڈنگ ایجنسی کھوڑی گارڈن۔ مراد خاں روڈ۔ کراچی۔

آج کے دور میں — ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۳۳۹

S-I-T-E

حلقۂ اسلامیہ کا بین الاقوامی ہفت روزہ — ختم نبوت

کاروانِ ختم نبوت

● شہریان سیالکوٹ کیلئے لمحۂ فکریہ ● کوئٹہ کے علماء کا مطالبہ

● سیرت النبیؐ کے جلسے

منظور الٰہی ملک کی شہریان سیالکوٹ سے اپیل

گزارش ہے کہ کشمیری محلہ سیالکوٹ میں "قادیانی عبادت گاہ کبوتراں والی کے نزدیک کا احمدیہ (مرزائی) گرلز ہائی سکول" قائم ہے جس میں استانیوں کی کثیر تعداد احمدی (مرزائی) ہے لیکن اس بات اور حقیقت کے باوجود کہ اس مرزائی اسکول میں سادہ لوح مسلمان طالبات کو مرتد "قادیانی" بنا لیے جانے کا ہر وقت اندیشہ اور خطرہ موجود ہے مسلمان والدین اپنی بچیوں کو اس اسکول میں اس لیے داخل کرا دیتے ہیں کیونکہ یہ اسکول ان کے گھر کے نزدیک ہے۔ مگر ہم اپنے تجربہ کی روشنی میں اپنا فرض سمجھتے ہوئے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اس "قادیانی اسکول میں کسی نہ کسی ذریعہ اور طریقہ سے مسلمان طالبات کو یہ تبلیغ ضرور کی جاتی ہے کہ احمدی ہی حقیقی مسلمان ہیں۔ اور وہ ہی دنیا بھر میں اسلام اور قرآن کی تبلیغ کر رہے ہیں مگر دیگر ایک اب مسلمان "قانونی اور دستوری مسلمان ہیں جنہیں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو نیشنل اسمبلی نے مسلمان کیا ہے (ورنہ وہ سب کافر ہیں، مسلمان ہرگز نہیں) ان حالات میں مسلمان بچیوں کے لیے ایمان کو محفوظ رکھنے اور انہیں "قادیانی مُرتد ہونے سے بچانے کے لیے ہم مسلمانانِ سیالکوٹ سے دردمندانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنی بچیوں کو احمدی گرلز ہائی اسکول سے خارج کروا کر مسلمان سکولوں میں داخل کرائیں اور آئندہ کسی مسلمان لڑکی کو اس مرزائی اسکول میں داخلہ نہ لینے دیں۔ اس بات میں ان کا اپنا ہی بھلا اور فائدہ ہے۔ ہمیں گزشتہ کئی برسوں سے کئی دفعہ یہ خیال آیا کہ مسلمانوں کو اس ضروری بات سے آگاہ کر دیا جائے مگر ہم ایسا نہ کر سکے۔ مگر چونکہ مرزائی مرتد انتہا پسندوں نے مولانا محمد اسلم قریشی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان سیالکوٹ کو اغوا کر کے "قتل کر دیا ہے اس لیے یہ اشتہار شائع کرنا ضروری ہو گیا ہے۔

نیز ہماری یہ بھی گزارش ہے کہ کوئی غیرت مند، ایمان دار مسلمان کسی کافر اور مرتد اور وطن عزیز کے دشمن قادیانی کے ہوٹل اور ریسٹورنٹ میں نہ کھانا کھائے۔ اور نہ ہی چائے پانی وغیرہ پیئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت ہی خوش اور راضی ہوں گے۔

جناب منظور الٰہی ملک نے ایک کھلے خط کے ذریعہ صدر مملکت سے کہا ہے کہ تدبر سنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۃ المسلمین کے مطابق "قادیانی کافروں اور مرتدوں کے بارے میں ہماری ۶ سالہ بار بار درخواست کے باوجود آپ نے مرزائیوں (احمدیوں) کو مسلمان کہلانے پر ۵ سال قید سخت اور پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا دینے اور مسلمان کے مرزائی (احمدی) ہونے پر "قتل کرنے کا آرڈی نفس آج تک جاری نہیں کیا ہے۔ اگر آپ مندرجہ بالا آرڈی نفس جاری کر کے مسلمانوں کو مرتد ہونے اور پاکستان کو احمدی عقیدہ کے مطابق اکھنڈ ہندوستان بننے سے بچانا نہیں چاہتے یا اگر آپ یہ عظیم اسلامی کارنامہ انجام دینے کی جرأت اور ہمت ہی نہیں رکھتے ہیں۔ تو خدارا مجھے گولی مار دیں، میں

آپ کے اسلام کے قلعہ میں زندہ نہیں رہنا چاہتا ۔ اگر آپ یہ کام بھی نہیں کر سکتے اور مجھے زندہ اور سلامت دیکھنے ہی کے خواہشمند ہیں ۔ تو خدا کے واسطے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو بار بار دعوت دینے سے باز رہنے کے لیے کرسی صدارت محافظ ختم نبوت اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی صحیح جانشین کے سپرد کی جائے ۔ تاکہ وہ پاکستان سے قادیانی مرتدین (مسیلمہ کذابیوں) کا خاتمہ کرے ۔

کوئٹہ

کوئٹہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے رہنماؤں نے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کے اس بیان کو خوش آئند قرار دیا کہ ان کا ختم نبوت پر ایمان ہے اور وہ قادیانی نہیں ہیں اس کے ساتھ ہی مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا سدباب کریں جن اسباب کے باعث صدر مملکت کو تردید کرنی پڑی مجلس کے رہنماؤں کے مطابق ان اسباب میں ملک کی اہم کلیدی اسامیوں پر مرزائیوں کی موجودگی اور جارحانہ سرگرمیاں شامل ہیں ان کا مناسب سدباب کرنا چاہیئے ۔ بیان دینے والوں میں مولانا منیر الدین مولانا عبد الباقی ، مولانا قاری عبد الحق حقانی ، مولانا محمد عالم مولانا نذیر احمد تونسوی ، حاجی سید سیف اللہ ، حاجی شاہ محمد ، حاجی تاج محمد فیروز چوہدری محمد طفیل احرار ، صوفی محمد افضل ، خلیل احمد حاجی نعمت اللہ ژوب کے صوفی محمد علی اور مولانا محمد عمر شامل ہیں ۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا پروگرام

کوئٹہ ۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربیع الاول میں شہر کی مختلف مساجد میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوں گے ۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے مرکزی جامع مسجد طوبیٰ ، جامع مسجد کباڑی ، جامع مسجد اقصیٰ ، جامع مسجد توحیدیہ ، جامع مسجد سنہری ، جامع مسجد سیفر ، جامع مسجد کی ، جامع مسجد عمر ، جامع مسجد غزنی ، جامع مسجد سعدیہ اور شہر کی دوسری مساجد میں ہوں گے ۔ جن سے مجلس کے رہنماؤں کے علاوہ ممتاز علماء کرام خطاب کریں گے ۔

آپ کی شکایات

اس عنوان سے ادارہ ایک نیا سلسلہ شروع کر رہا ہے ۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حکومت نے گزشتہ دنوں سرکاری اداروں کے قادیانی ملازمین کی تفصیلات طلب کی تھی ۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا ۔ کہ اس سلسلہ میں کیا پیش رفت ہوئی ۔ البتہ ہمارے دفاتر میں قادیانی ملازمین کی طرف سے آئے دن اپنے ماتحت مسلمان ملازمین کو پریشان کرنے کے واقعات کی شکایتیں موصول ہوتی رہتی ہیں ۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے سرکاری دفاتر میں جہاں مرزائی اپنے عہدوں کا ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے ہیں ۔

اگر آپ کو

یہ معلوم ہو تو آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی شکایتوں کو تحریر کریں اور اپنا نام پتہ اور عہدہ پورا لکھیں ۔ انشاء اللہ آپ کی شکایتوں کو ہم حکومت تک پہنچانے کی کوشش کریں گے ۔ اس کے علاوہ ہفت روزہ ختم نبوت میں بھی شائع کریں گے ۔ لیکن اگر آپ چاہتے ہوں کہ آپ کا نام شائع نہ ہو تو ہم اسے راز میں رکھیں گے ۔ یہ یاد رہے کہ نام پتہ کے بغیر اگر کوئی شکایت موصول ہوئی تو ہم شائع کرنے سے معذور ہوں گے ۔

آپ کے خطوط

حضرت امیر مرکزیہ کے نام

جناب محترم مولانا خان محمد صاحب ۔

السلام علیکم ۔

عرصہ ایک سال سے مسلسل ہفت روزہ ختم نبوت کراچی کا مطالعہ کر رہا ہوں ۔ اس سے قبل ایک مرتبہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جب ایک مرزائی واقف کار سے میں نے کہا کہ اللہ کے بندے مسلمان ہو جاؤ ، کیوں کافرانہ موت مرنا چاہتے ہو ۔ کافی بحث کے بعد اس مرزائی نے اپنی ایک کتاب جس کا نام (نماز) تھا لا کر دی کہ مطالعہ کرو ۔ اور بتاؤ کہ اس میں کیا غلط بات ہے ؟ سرسری نظر سے پڑھی تو کچھ نظر نہ آیا ۔ سب ٹھیک تھا ۔ مگر ڈرتے ڈرتے پڑھی ۔ پھر کہنے لگا کہ یہ آپ کے مولوی صاحبان ایسے ہی ہمارے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مجھے غصہ آیا ۔ کہنے لگا کہ میں اپنے مولوی صاحب کو لے آؤں گا اور آپ ان سے بات کر لیں ۔ اگر ان کو آپ نے قائل کر لیا تو میں مسلمان ہو جاؤں گا ۔ اگر ہم نے آپ کو قائل کر لیا تو آپ کو مرزائی ہونا پڑے گا ۔ میں نے کہا کہ لکھ کر دو ۔ اشام پہ بات ہو جائے گی ۔ کیونکہ میرا ایمان تھا اور ہے کہ یہ تمام ٹولہ کافر ہے ۔ اس کے بعد میں نے جناب مولانا عبد الوہاب صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد سے ملاقات کی انہوں نے مجھے کچھ چھوٹی چھوٹی کتب لا کر دیں اور رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت سے تعارف کرایا تو آنکھیں کھل گئیں اللہ تعالیٰ اس ختم نبوت کے بانی اور دوسرے علماء کرام کو اس کا اجر دے ۔ خصوصاً عبد الرحمٰن صاحب یعقوب باوا جنہوں نے اس کی سرپرستی اقتصادی فرمائی ۔ یہ بھی ایک قسم کی جنگ ہے (کفار کے خلاف) مجھ جیسے لاکھوں انسان مطالعہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملا کر رہ جاتے ہیں اور صرف مطالعہ نہ ہونے کی بنا پر ان کی بات کا دلائل سے جواب نہیں دے سکتے ۔

میں نے اور دوسرے احباب نے حافظ آباد میں اس ہفت روزہ ختم نبوت رسالے کو زور و شور سے پھیلانے کی کوشش شروع کر دی ہے تاکہ اسلام کی روشنی اور ختم نبوت کو جگہ جگہ پھیلایا جائے ۔

مزید دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ (باوا صاحب) کو دنیا میں اور آخرت میں بھی اس کا اجر عظیم دے آمین ثم آمین ۔

نوٹ :۔ میرے محترم والد صاحب حکیم محمد صدیق صاحب صدیقی عرصہ دراز سے فالج کے عارضہ میں مبتلا ہیں احباب سے دعا کی اپیل ہے ۔

والسلام

ظہور احمد صدیقی جنرل سکرٹری

پبلی الیوسی ایشن تحصیل حافظ آباد

کفر و ارتداد کے سدباب کا مؤثر ذریعہ

ضبط و ترتیب:
منظور احمد الحسینی

اتحاد امت

ربوہ میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں علماء کی تقاریر

حضرت مولانا عبدالقادر روپڑی کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد آیت پڑھی وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا۔ امابعد

میرے عزیزو بھائیو! آپ نے اکثر علماء کرام کے خطابات سنے اور میرے بعد بھی آپ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے سنیں گے۔ میں چند منٹ میں اپنی گذارشات ختم کر دینا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ یہ اسٹیج ختم نبوت کا ہے۔ پہلی برکت مجلس تحفظ ختم نبوت کی یا مسئلہ ختم نبوت کی یہ ہے۔ کہ ہم تمام مکاتب فکر کے علماء اور عوام ایک سٹیج پر جمع ہیں۔ باقی علماء کے جو اختلافات ہیں۔ وہ فروعی ہیں۔

ارے بھائیو! امت ہمیشہ نبوت سے بدلتی ہے۔ نبی بدلتے ہیں تو امت بھی بدل جاتی ہے۔ ابراہیم علیہ السلام آئے تو امت ابراہیمی تھی۔ موسیٰ علیہ السلام آئے تو امت موسوی تھی۔ عیسیٰؑ آئے تو امت عیسوی تھی۔ جب سرکار دو عالم آئے تو امت محمدیہ ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ امت نبوت سے بدلتی ہے۔ ہمارا مرکز ایک، ہمارا نبی ایک اس لئے ہم ایک امت ہیں جو کسی کو نبی بنائے گا۔ وہ اس کی امت کہلائے گا۔

ایک صاحب نے ابھی قرار داد پیش کی تھی۔ اس میں انہوں نے یہ فرمایا۔ تھا کہ جو سرور کائنات کے بعد کسی اور کو نبی مانتا ہے۔ وہ پکا کافر ہے۔ جو اپنے آپ کو نبی کہے۔ وہ بھی کافر اور جو اس کو نبی مانے وہ بھی کافر۔ جو اس کو مسلمان مانے وہ بھی کافر۔ چاہے کوئی [illegible] صحابہ کرام ائمہ کرام اور تمام امت مسلمہ کا یہی عقیدہ اور مذہب ہے مشہور امام چار ہیں۔ حضرت امام شافعیؒ حضرت امام مالکؒ حضرت امام احمد حنبلؒ حضرت امام حنیفہؒ ان چاروں میں کسی کی شان میں کوئی تنقیص کرے تو میں پکا بے ایمان ہونے کا فتویٰ دیتا ہوں۔ امام ابو حنیفہؒ کی جوتی کی توہین کرنے والا بھی بے ایمان ہے۔

سنیئے! قسم خدا کی تینوں امام فرماتے ہیں۔ ساری کائنات کہتی ہے کہ جو شخص حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر ہے۔ سب کا فتویٰ یہی ہے۔ تمام دنیا کے علماء کرام آئمہ دین اول کے آخیر تک آج تک اور قیامت تک سے یہی کہا ہے اور کہتے ہیں اور کہیں گے۔ کہ جو حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ کافر، صرف ایک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (جملہ بار بار کہلوایا) نے ایسا عجیب ارشاد فرمایا کہ زمین اور آسمان کیا سارے چودہ طبق کو جمع کر دو۔ ایسا کسی نے نہیں کہا۔ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا تو کافر ہے۔ اگر کوئی اس سے یہ کہے۔ کہ تیرے نبی ہونے کی کیا دلیل ہے۔ وہ بھی کافر۔ (نعرہ ہائے تکبیر) میں کہہ سکتا ہوں کہ

آپ نے کسی سے ایسا نہیں سنا ہوگا۔ اختلافات کو ہوا دے کر یہ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور یہ کہہ دینا کہ اسلام صرف اس لئے نہیں آ رہا۔ کہ مولویوں میں اختلاف ہے یہ بیٹھے ہیں گیارھویں والے (مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ناقل) اور میں گیارھویں کا پکا دشمن یہ بھی میرے ساتھی ہیں۔ پھر کہا اٹھو جی تہاں اٹھو۔ (مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن کو کھڑے ہو کر گلے لگایا اور ہاتھ میں ہاتھ دے کر کہا ہم سب ایک ہیں۔ ناقل) بریلوی، اہلحدیث دیوبندی، شیعہ علماء ہوں یا عوام اگر سرکار دو عالم کی ناموس مسئلہ ختم نبوت پر ایک نہیں ہوتے جو ایک نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم وہ کافر ہو گا۔ تم کہتے ہو سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرگیا۔ (یہ تو سب کو زندہ مانتے ہیں۔ اشارہ صاحبزادہ صاحب کیطرف تھا) میں صاف کہتا ہوں عطاء اللہ زندہ ہے اس کے لاکھوں خادم زندہ ہیں۔ وہ ایک تھا۔ لیکن لاکھوں خادم چھوڑ کر گیا۔ یہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے خادم اس مسئلے کا فیصلہ کر کے رہیں گے۔ یہ فیصلہ ضرور ہو گا۔ اگر حکمرانوں نے فیصلہ نہ کیا تو ہم کریں گے۔ (قادیانی) نہیں ہوں یا ہم نہیں ہوں گے بلکہ وہ نہیں ہوں گے یا وہ ہی نہیں ہوں گے اب تو ان کی باری ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون فرمایا۔ جہاں تک خدا کی خدائی ہے وہاں تک میری نبوت ہے اور قیامت تک میں نبی ہوں۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا آج پھر کہتا ہوں کہ صدر صاحب! تمہاری صدارت میں اگر کوئی کھڑا ہو کر صدارت کا دعویٰ کرے تم برداشت کرو گے۔ میں اگر کہہ دوں کہ میں ملک کا صدر ہوں۔ آپ برداشت کریں گے؟ آپ ملک کے صدر ہیں۔ اس لئے دوسرا صدر برداشت نہیں کر سکتے۔ اس کائنات کے نبی محمد الرسول اللہ ہیں ساری کائنات حضور کے زیر سایہ نبوت ہے۔ مسلمان بھی دوسرا نبی ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

مجھے آج اکابر یاد آ رہے ہیں۔ بخاری یاد آئے ثناء اللہؒ یاد آئے۔ ابراہیم میر یاد آئے۔ اور شبیر احمد عثمانیؒ یاد آئے۔ بنوریؒ یاد آئے۔ سب سے زیادہ بخاری یاد آئے۔ بخاری دہلی گئے میں چھوٹا سا تھا۔ کسی ہندو نے سرور کائنات کے بارے میں ایک گستاخانہ کتاب لکھی۔ بڑا بھاری جلسہ تھا۔ سب نے کہا یہ قرار داد ہے وہ ریزولیشن ہے۔ کہ اس ہندو کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ اور اس کی کتاب ضبط کی جائے۔ اور اس اجلاس میں ابو الکلام، ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خاں داؤد غزنوی جیسے اکابر موجود تھے۔ ایک بجے شاہ بخاری آئے پوچھا اب تک کیا ہوا۔ کہا گیا کہ قرار دادیں منظور کی گئیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت سے اپیلیں اور درخواستیں کرتے ہو۔ جس نے خود یہ کام کرایا ہے۔ انگریز کو کہتے ہو کہ وہ تمہارے نبی کی شان کا تحفظ کرے تمہارے ریزولیشن اور قرار دادیں کاغذی ہیں۔ عطاء اللہ کی ایک قرار داد ہے۔ یا کہنے والی زبان نہ رہے یا سننے والے کان نہ رہیں۔ آپ کا بیان صبح کی آذان تک جاری رہا۔ آپ نے کہا۔ او ہندو! سکھو! آسمان ہمارا بھی ہے اور تمہارا بھی ہے۔ زمین ہماری بھی ہے اور تمہاری بھی، پانی ہمارا تمہارا سب کا، ہوا سب کی، سورج چاند سب کے۔ خدا بھی سب کا۔ لیکن مدینے والا میرا ہے تمہارا نہیں ہے۔ خدا کو گالی دو خاموش رہوں گا۔ زمین و آسمان کو جو چاہو کہو خاموش رہوں گا۔ لیکن کملی والے کو گالی دو گے تو یاد رکھو یا عطاء اللہ نہیں یا تم نہیں۔ (جاری ہے)

قادیانیت کے دجل وفریب سے
مکمل آگاہی کیلئے ہفت روزہ
"ختم نبوت" کا باقاعدہ مطالعہ فرمائیں

قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی لگائی جائے ختم نبوت کنونشن کی قرارداد

انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹانے اور اسلام کا نام استعمال کرنے سے قانوناً روکنے کا مطالبہ

مولانا اسلم قریشی کے اغواء کے سلسلے میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے

لاہور۔ کل جماعتی ختم نبوت کنونشن نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت نے ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمل کے مطالبات بالخصوص مبلغ ختم نبوت مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں ایک ماہ کے اندر کوئی واضح اقدام نہ کیا تو مجلس عمل ۱۲ جنوری کے اجلاس میں عملی جدوجہد اور فیصلہ کن اقدامات کا اعلان کیا جائے گا۔ کل جماعتی ختم نبوت کنونشن آج یہاں جامع مسجد شیرانوالا گیٹ میں منعقد ہوا مولانا خان محمد آف کندیاں شریف کی زیر صدارت اس کنونشن میں چاروں صوبوں سے تمام مکاتیب فکر کے تین سو سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ کنونشن نے مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے باضابطہ قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ مجلس عمل چوہدری رحمت الٰہی، قاضی حسین احمد، مولانا عبدالستار خاں نیازی، مولانا فتح محمد، مولانا گلزار مظاہری، مولانا عبدالرشید ارشد، بارک اللہ خاں، علامہ عنایت اللہ گجراتی، مولانا خان محمد، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا تاج محمود صاحب، علامہ خالد محمود، مولانا محمد اجمل خاں، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالحکیم، مولانا عبدالکریم بیر شریف، مولانا شاہ محمد امروٹی، مولانا امیر حسین گیلانی، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالشکور دین پوری، صاحبزادہ سید شمس الدین موسیٰ زئی، مولانا محمد ایوب جان بنوری، مولانا علاؤالدین، مولانا محمد خان شیرانی، حافظ حسین احمد، مولانا لقمان علی پوری، مولانا سید منظور احمد شاہ، قاری عبدالحئی عابد۔ خورشید حسن گنگوہی، مولانا احمد جان غزنی خیل، مولانا عبداللہ ججکر، مولانا حبیب اللہ رشیدی، شاہ فرید الحق، ملک اکبر ساقی، مفتی مختار احمد نعیمی، قاری عبدالحمید قادری پیر محمد اعظم گڑھی شریف، پیر اعجاز ہاشمی، میاں مسعود احمد مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد حسین شیخوپوری، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمٰن یزدانی علامہ مرزا یوسف حسین، آغا مرتضیٰ پویا۔ علامہ علی غضنفر کراروی، سید محبوب علی شمسی، علامہ عقیل ترابی، اور خاقان بابر ایڈووکیٹ پر مشتمل ہوگی۔ مولانا محمد شریف جالندھری مجلس عمل کے سیکرٹری اور مولانا زاہد الراشدی رابطہ سیکرٹری ہوں گے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالستار خاں نیازی نے کہا کہ دینی قوتوں کا اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اور اس اتحاد کے ذریعے ہی ہم دینی اور قومی مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ قادیانی گروہ جارحانہ عزائم پر اتر آیا ہے اور قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے فیصلے سے اس گروہ کی جو حوصلہ شکنی ہوئی تھی اب اس کی تلافی ہو گئی ہے بارک اللہ خاں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بھی عقیدہ ختم نبوت مسلمان فرقوں کے درمیان اتحاد کی بنیاد بنا تھا۔ اور اب بھی یہی عقیدہ ایک بار پھر دینی جماعتوں کے اتحاد کی بنیاد بن رہا ہے۔ کنونشن میں ۱۲ قراردادیں منظور کی گئیں۔ پہلی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت قادیانی مسئلہ کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرے اور ملت اسلامیہ کے دینی اور قومی جذبات کا احساس کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے آئینی

فیصلے پر عمل در آمد کا اہتمام کرے اور اس فیصلے کے تمام قانونی تقاضوں کی تکمیل کرتے ہوئے قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے سے قانوناً باز رکھا جائے۔ دوسری قرارداد میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کے براہ راست اسرائیل سے تعلقات ہیں اور قادیانیوں کی مطبوعہ رپورٹوں کے مطابق اسرائیل میں قادیانیوں کے متعدد مشن اور مراکز موجود ہیں اس لیے ضروری ہے کہ قادیانیوں اور اسرائیل سے تعلق رکھنے والے تمام گروہوں پر پابندی لگائی جائے علاوہ ازیں گذشتہ دنوں سرکاری ملازمتوں میں قادیانیوں کے سروے کے بارے میں جو اعلان کیا گیا تھا اس کی رپورٹ سے عوام کو آگاہ کیا جائے اور قادیانیوں کو فوج اور سول کی تمام کلیدی اسامیوں سے الگ کر دیا جائے۔

تیسری قرار داد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا اسلم قریشی کے اغواء میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے اور مولانا اسلم قریشی کو جلد از جلد بازیاب کر کے ملت اسلامیہ کے اضطراب کو دور کیا جائے

چوتھی قرار داد میں کہا گیا ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے تمام تقاضے پورے کئے جائیں۔ بالخصوص مسلم کالونی کو صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص کر کے قادیانیوں کے الاٹمنٹ منسوخ کئے جائیں۔

پانچویں قرار داد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو قانوناً اس بات کا پابند بنایا جائے۔ کہ وہ ووٹروں کی فہرستوں میں غیر مسلموں کے طور پر اپنے نام درج کرائیں۔ قادیانیوں کی از سر نو مردم شماری کرا کے ان کی آبادی کے تناسب کا تعین کیا جائے۔

چھٹی قرار داد میں مطالبہ کیا گیا کہ پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج کیا جائے تاکہ قادیانی چور دروازے سے خود کو مسلمان ظاہر کر کے برادر اسلامی ممالک کو دھوکہ نہ دے سکیں۔

ساتویں قرار داد میں قادیانیوں کی پرائیویٹ مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کرنے اور ان کی سرگرمیوں کا محاسبہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ قرارداد کے مطابق مرزا طاہر احمد نے گذشتہ دنوں میں ربوہ میں تیس ہزار مسلح کارکنوں کے سامنے اشتعال انگیز تقریر کی۔

آٹھویں قرار داد میں ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا۔

نویں قرار داد میں ۱۹۵۳ء کے آئین کی حامی تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ قادیانی، ملحدین اور دہریوں اور سوشلسٹوں پر اپنی جماعتوں کی رکنیت ممنوع قرار دیں

دسویں قرار داد میں قادیانیوں کے خلاف اسلام لٹریچر کی ضبطی اور ملت اسلامیہ کے خلاف اشتعال پھیلانے والے قادیانی جرائد و رسائل کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا گیا

گیارہویں قرار داد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کو قانوناً جرم قرار دیا جائے اور شرعی اصولوں کے مطابق اس کی سزاء موت مقرر کی جائے

بارہویں قرار داد میں انتباہ کیا گیا ہے۔ کہ قادیانی گروہ ملت اسلامیہ کے خلاف اشتعال اور جارحیت کی پالیسی ترک کر دے۔ ورنہ اسے ملت اسلامیہ کے غیظ و غضب کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس صورت میں نتائج کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں پر ہو گی۔ روزنامہ جسارت کراچی

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر کراچی میں۔

حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر ناظم تبلیغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان گذشتہ ہفتہ سے کراچی تشریف لائے ہیں۔ اور مزید ایک ہفتہ انشاء اللہ کا قیام رہے گا۔ گذشتہ جمعہ مولانا نے جمعہ سے قبل عالمگیر مسجد دہلی سوسائٹی میں عقیدہ ختم نبوت اور قادیانیت کے موضوع پر بیان فرمایا۔ نیز مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں سے متعلق نمازیوں کو آگاہ کیا

بقیہ: افادات

فرمایا:۔ کونوا مع الصادقین کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا مجدد الامتؒ فرماتے ہیں کہ جب گیہوں کا وزن کیا جاتا ہے تو اس میں تنکے، روڑے کنکر بھی ہوتے ہیں لیکن یہ سب اسی بھاؤ جاتے ہیں جس بھاؤ گندم جاتی ہے۔ بس یہاں یہی مقصود ہے کہ صادقین کے ساتھ ہو جاؤ، چاہے تم کنکری ہو تنکا ہو کچھ بھی ہو، ہمیں صالحین کی نسبت کی بہر حال ضرورت ہے اور نسبت بہت بڑی چیز ہے۔

فرمایا:۔ یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ کی تشریح میں حضرتؒ نے فرمایا کہ تم تقویٰ حاصل کرنا چاہتے تو ایمان کامل بغیر کسی تردد کے اور اس کے تقاضے اعمال صالحہ کا وسیلہ لے کر آؤ۔ پھر ان کے ہوتے ہوئے جہاد زندگی کرنا پڑے گا اور بغیر جہاد کے کامیابی نہیں ہوگی روزمرہ کا جہاد ہو یا میدان جنگ کا جس میں جان کھپ جائے گی یا جائے گی شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا۔

فرمایا:۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے تحت حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا جو اللہ کی راہ پر چلتے نہیں بلکہ صرف چلنے کا ارادہ کر لیتے ہیں تو کوئی کیا چلے گا ہم خود ہاتھ پکڑ کر لے چلتے ہیں جو ہماری طرف رُخ کرے ہم اس کی رہبری رہنمائی کرتے ہیں جب ہاتھ پکڑ لیا تو پھر گمراہی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

فرمایا:۔ ہر ملک کے صدر کے بڑے اختیارات ہوتے ہیں خزانہ، فوجیں سب اس کے ہاتھ میں ہیں ان سب چیزوں کا تعلق اس کی ذات سے نہیں بلکہ صدارت والی صفت سے ہے جب تک وہ صدر ہیں یہ سب اختیارات ہیں ورنہ نہیں۔ تو اس طرح ایمان کامل اور اعمال صالحہ کی صفات سے جو بھی متصف ہو جائے وہ بھی کامل ہے اور وسیلہ بن سکتا ہے تو بزرگانِ دین کو ہم اسی لیے اپنا پیشوا سمجھتے ہیں کہ وہ نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے نمونہ بن گئے ہیں۔ شریعت و سنت کے ڈھانچے میں ڈھل گئے ہیں اور آپ کی صفات کے حامل ہیں تو صادقین وہ ہیں جو تقویٰ سے متصف ہوگئے۔ تقویٰ کے کئی معنی ہیں۔ ڈرنا، پرہیزگاری، تعلق مع اللہ۔ اصل معنی تعلق مع اللہ ہے۔ تو آیت وکونوا مع الصادقین کا مطلب یہ ہوا اے لوگو! اگر اللہ سے تعلق (تقویٰ) پیدا کرنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والوں سے تعلق وابستگی پیدا کرو اور بس

ان سے ملنے کی ہے یہی اک راہ
ملنے والوں سے راہ پیدا کر

بس اب دعا کیجئے یا اللہ ہم "صادقین" سے تعلق اور محبت رکھتے ہیں آپ نے ہمیں ان کے ساتھ وابستہ کردیا ہے تو جن انعامات اکرامات سے آپ نے انہیں نوازا ہے ہم کو بھی عطا کر دیجئے۔ ہماری استعداد، ہماری صلاحیتیں ناقص اور خام ہیں انہیں درست فرما دیجئے مگر محروم نہ فرمائیے۔ یا اللہ ان بزرگوں کے وسیلے سے ہماری دعاؤں کو قبول فرما لیجئے۔ یا اللہ ان حضرات کے درجات بلند فرما دیجئے۔ ان اکابر کے والدین، رشتہ دار، احباب متعلقین، متوسلین سب پر اپنی رحمت نازل کیجئے سب کے صدقے میں ہمارے والدین آباء واجداد، اقارب اعزہ متعلقین سب کی مغفرت فرما دیجئے۔ اپنی رحمتیں اور نعمتیں ہمارے شامل حال فرما دیجئے۔

(۱۰ اکتوبر ۸۳ بروز سوموار بعد از عصر)

ویسٹ انڈیز میں لاہوری مرزائیوں کے کنونشن میں

ٹائم بم کا زبردست دھماکہ

یکے بعد دیگرے تین دھماکے ہوئے۔ اسٹیج میں آگ لگ گئی ۱۴ افراد زخمی

تاخیر سے موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ۱۱ اگست ۸۳ء کو جنوبی امریکہ ویسٹ انڈیز میں واقع ٹرینیڈاد میں لاہوری مرزائیوں کے کنونشن میں بم کا ایک زبردست دھماکہ ہوا جس سے اسٹیج میں آگ لگ گئی۔ یہ دھماکہ ماربیلا سینٹر کرسینو اسکول میں لاہوری مرزائیوں کے نویں سالانہ کنونشن کے افتتاحی اجلاس شروع ہونے کے ایک گھنٹہ بعد ہوا۔

سنڈے گارجین اخبار نے لکھا ہے کہ یکے بعد دیگرے تین ٹائم بم پھٹے اور چوتھا بم ناکارہ کر دیا گیا۔ دھماکہ میں چودہ افراد زخمی ہو گئے۔ اور ایک کی حالت نازک بتائی گئی ہے۔ تمام زخمیوں کو سان فرنانڈو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔

لاہوری قادیانیوں کے گیپاریلو مرکز کے امام تمر دین اور ان کی بیوی کو ہاتھوں اور پیروں میں شدید زخم آئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ فرنانڈو کے اس مرزائیوں کے پانچ سو افراد پاکستان، کینیڈا، امریکہ، گوانا، انگلینڈ انڈونیشیا سے لوگوں نے شرکت کی۔

کنونشن شام سوا سات بجے شروع ہوا۔ پہلا دھماکہ سوا آٹھ بجے، دوسرا آٹھ بج کر پینتیس منٹ اور تیسرا دھماکہ آٹھ بج کر سینتیس منٹ پر ہوا۔ سان فرنانڈو کے فائر بریگیڈ کے افراد نے موقع پر پہنچ کر چوتھے بم کو ناکارہ کر دیا۔

عینی شاہدوں کے مطابق، دھماکہ ٹھیک مائیکروفون کی جگہ اسٹیج کے نیچے ہوا اور دیکھتے ہی اسٹیج میں آگ لگ گئی

ایک پولیس افسر نے بتایا کہ بم کے اجزا حاصل کر کے اور ان کے تجزیے کے لیے لیبارٹری بھیج دیئے گئے ہیں اور مزید یہ بھی بتایا کہ پولیس اس کنونشن کو تحفظ فراہم کرے گی۔

پولیس اور مرزائیوں کا گروپ تحقیق میں مصروف ہیں انہوں نے بم مارنے والے کے متعلق تفصیلات فراہم کرنے پر ۵۰۰ ڈالر دینے کا اعلان کیا اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا کہ مزید اجلاس پولیس کی سخت نگرانی میں ہوئے۔

ایک مرزائی مربی طفیل جو لندن سے کنونشن میں شرکت کے لیے آیا تھا ایکسپریس کے اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ یہ چند مسلمانوں کا کام ہے جو قادیانیوں کے خلاف ہیں ٹرینیڈاڈ میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد تقریباً ۲ لاکھ بتائی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اس وقت دنیا بھر کے مسلمانوں میں قادیانیوں کی سرگرمیوں سے متعلق تشویش پائی جاتی ہے جو نہ صرف اسلام کے غدار ہیں بلکہ ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب بھی ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ گزشتہ دنوں امریکہ کے شہر ڈیٹرائٹ میں رونما ہوا تھا جس میں ایک مرزائی کسی کالے کے ہاتھوں مارا گیا۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

تمنائے مدینہ

ایسا تو ہو دل محوِ تماشائے مدینہ
جس سمت نظر جائے نظر آئے مدینہ

سودا ہو اگر سر میں تو سودائے مدینہ
دل میں ہو تمنا تو تمنائے مدینہ

دل میں رہے سلطانِ مدینہ کا تصور
اور آنکھ رہے محوِ تماشائے مدینہ

اللہ رے نسیمِ سحری کی وہ لطافت
وہ روح فزا منظرِ صحرائے مدینہ

تابانیٔ انوار کا اللہ رے یہ عالم
ہے مہر بھی اک ذرۂ صحرائے مدینہ

کیا چیز ہے اللہ یہ اعجازِ تصور
جیسے تھے ابھی محوِ تماشائے مدینہ

صدقے میں شہیدانِ احدؓ کے مرے مولا
دکھلا دے مجھے پھر وہی صحرائے مدینہ

بیچین ہے دردِ غمِ فرقت سے حمید اب
پھر اسکو طلب کیجئے آقائے مدینہ

حمید صدیقی